ایمان کے ارکان

ایک سچے مسلمان کا عقیدہ نہایت پختہ اور مضبوط ہوتا ہے۔ عقیدہ دراصل وہ بنیادی محرک ہوتا ہے جس سے زندگی کا ہر گوشہ متأثر ہوتا ہے۔ یہ عقیدہ کی طاقت ہوتی ہے جو انسان کو حرکت و عمل پر ابھارتی اور اسے ہر دم رواں دواں رکھتی ہے۔ اسی صحیح عقیدہ کی تعلیم اور معرفت کے لئے اللہ تعالیٰ نے انبیاء ورسل اور کتاب ووحی کا سلسلہ قائم فرمایا۔ عقیدہ کے حوالہ سے انسان کے دو گروہ ہیں۔ پہلا وہ جو صحیح عقیدہ اختیار کر کے سکون اور اطمینان کی زندگی اس دنیا میں گزارتے ہیں اور آخرت میں بھی اللہ کی ابدی نعمتوں کے حقدار ہوتے ہیں۔ دوسرا وہ جو غلط عقیدہ اختیار کر کے دنیا میں بھی ناکام و نامراد ہوتے ہیں اور آخرت میں بھی عذاب الٰہی کے مستحق ٹھہرتے ہیں۔ یہ صرف رسول اکرم محمد مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک ہے جس سے عقیدہ کا صحیح فہم اور معرفت حاصل ہو سکتی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی نے انسانوں کے سامنے صحیح عقیدہ کے جملہ گوشوں کو اجاگر فرمایا ہے اور وہ یہ ہیں: ایمان باللہ۔ اللہ کے فرشتوں پر ایمان۔ اللہ کی کتابوں پر ایمان۔ اللہ کے رسولوں پر ایمان۔ آخرت پر ایمان۔ تقدیر پر ایمان۔ ایمان کی ان بنیادوں پر جو مضبوطی سے جم گیا، اسکی حقیقت کو دل میں گہرائی تک اتار لیا، زندگی بھر اس کے تقاضوں پر عمل پیرا رہا اور ہمہ دم اس کی صحت کی نگرانی کرتا رہا تو گویا اس نے شرک کی مہلکات سے نجات حاصل کر لی۔ دنیا میں بھی شادکام رہا اور عقبیٰ میں بھی اللہ کی نعمتوں کا سزاوار ٹھہرے گا۔ ہر حال میں صحیح عقیدہ پر ثبات قدمی کیا کرشمہ دکھاتی تھی آیئے اس واقعہ میں ملاحظہ فرمایئے: کہتے ہیں اگلے زمانے میں ایک جابر و ظالم بادشاہ تھا۔ اس کے تکبر کا یہ عالم تھا کہ اس نے خدائی کا دعویٰ کر رکھا تھا۔ اس کے دربار سے ایک بوڑھا جادوگر وابستہ تھا۔ ایک دن جادوگر نے بادشاہ سے کہا: جہاں پناہ! میں بوڑھا ہو چکا ہوں اب زندگی کا چراغ گل ہوا چاہتا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ جادو کا یہ ہنر حضور کے دربار میں میرے بعد بھی باقی رہے۔ مجھے کوئی ہونہار لڑکا فراہم کر دیں تاکہ میں اسے اپنا ہنر سکھا سکوں۔ بادشاہ کو یہ رائے پسند آئی۔ اس نے ایک ذہین اور ہونہار لڑکے کو جادوگر کے ساتھ کر دیا۔ جادوگر کے گھر کی راہ میں ایک گرجا گھر پڑتا تھا۔ اس میں ایک عبادت گزار بوڑھا راہب رہتا تھا۔ ایک دن لڑکا ادھر سے

گزرتے ہوئے راہب کے پاس جا بیٹھا۔ اس کی باتیں سنیں بڑی اچھی لگیں۔ اب لڑکا روز راہب کے پاس بیٹھنے لگا۔ ادھر جادو گر اسے جادو سکھاتا ادھر راہب اسے توحید، ایمان اور اس سے متعلق باتیں سکھاتا۔ خیر و شر کی کشمکش لڑکے کے دل میں برپا ہو گئی۔ ایک دن لڑکے کے گاؤں میں ایک خوفناک درندہ آگھسا۔ گاؤں والے ڈر کے مارے گھروں میں بند ہو گئے۔ لڑکے کے دل میں آیا کہ اچھا موقع ہے یہ جاننے کا کہ راہب صحیح ہے یا جادو گر؟ اس نے ایک پتھر اٹھایا اور اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کی کہ اے اللہ اگر راہب سچا ہے تو اس پتھر سے اس درندہ کو ہلاک کر دے۔ یہ کہہ کر پتھر سے درندہ کو مارا۔ اللہ کا کرنا درندہ ہلاک ہو گیا۔ لڑکے نے آکر راہب کو سارا ماجرا سنایا۔ راہب بڑا خوش ہوا اور لڑکے کا مقام و مرتبہ اس کی نگاہ میں بڑھ گیا۔ خاطر تواضع کے بعد راہب گویا ہوا: اے مرے بیٹے! تو مجھ سے افضل ہے۔ اللہ ترے ہاتھوں سے بڑی بڑی نشانیاں ظاہر فرمائے گا اور تیرے ایمان کا امتحان بھی لے گا۔ راہب نے اسے نصیحت کرتے ہوئے کہا کہ کسی پر ہر گز ظاہر نہ کرنا کہ میں نے تجھے توحید اور ایمان کی تعلیم دی ہے۔ اگر کسی کو معلوم ہو گیا تو بادشاہ بڑی سزا دے گا۔ اب لڑکا اللہ کے حکم سے مریضوں کو اچھا کرنے لگا۔ کوڑھیوں پر ہاتھ پھیرتا وہ بھلے چنگے ہو جاتے۔ پیدائشی نابینا اس کے ذریعہ آنکھ والے ہو جاتے۔ بادشاہ کے دربار میں ایک درباری نابینا تھا جب اس نے لڑکے کی یہ کرامت سنی تو بے شمار قیمتی ہدیئے اور تحائف لے کر لڑکے کے پاس حاضر ہوا اور کہا کہ یہ ساری دولت میں تجھ کو دیتا ہوں بشرط یہ کہ تو میری آنکھوں میں بینائی لوٹا دے۔ لڑکے نے اس درباری کو جواب دیا کہ میں شفا نہیں دیتا ہوں ہاں اللہ شفا دیتا ہے۔ اگر تم اس پر ایمان لے آؤ تو میں اس سے دعا کرتا ہوں یقیناً وہ شفا دے گا۔ بادشاہ کے درباری نے اللہ پر ایمان کا اقرار کیا۔ لڑکے نے دعا کی اور وہ اچھا ہو گیا۔ دوسرے دن جب درباری بادشاہ کے روبرو ہوا تو بادشاہ کو بڑا اچنبھا ہوا پوچھا: تیری آنکھوں میں روشنی کیسے آگئی؟ درباری چونکہ ایمان کا اقرار کر چکا تھا اس لئے جواب دیا: میرے رب نے مجھے بینا بنا دیا۔ بادشاہ نے کہا کہ میرے علاوہ بھی کوئی تیرا رب ہے؟ درباری نے نہایت اطمینان سے کہا کہ میرا اور آپ کا رب اللہ تعالیٰ ہے۔ جواب سن کر بادشاہ بڑا غضبناک ہوا۔ بادشاہ کے حکم سے درباری کو قید کر لیا گیا۔ بڑی اذیتیں دی جانے لگیں بالآخر اس نے لڑکے کا پتہ بتا دیا۔ لڑکے کو گرفتار کرنے کے لئے بادشاہ نے فوج روانہ کر دی۔ لڑکا گرفتار کر لیا گیا اسے بھی بڑی سزائیں

دی گئیں۔ حتیٰ کہ اس نے راہب کا پتہ بتا دیا راہب بھی دربار میں حاضر کیا گیا۔ بادشاہ نے راہب سے کہا کہ اپنے دین سے پھر جاؤ لیکن راہب نے انکار کر دیا۔ بادشاہ نے اسے آرے سے چیر کر دو ٹکڑے کرا دیئے۔ درباری کو بھی اپنے دین سے پھر جانے کا حکم دیا گیا۔ اس نے بھی انکار کر دیا۔ اسے بھی بادشاہ کے حکم سے چیر ڈالا گیا۔ آخر میں لڑکے کو بلایا گیا اور اسے بھی دین سے پھر جانے کا حکم دیا گیا۔ لڑکے نے بھی انکار کر دیا۔ بادشاہ نے جوش غضب میں اپنے فوجیوں کو حکم دیا کہ اسے لے جاؤ اور پہاڑ کی چوٹی پر پہنچ کر اس سے کہو کہ اپنے دین سے باز آجائے اگر ہاں کہے تو واپس لے آؤ ورنہ وہیں سے دھکیل دو۔ چنانچہ فوجی پہاڑ کی چوٹی پر لے گئے۔ لڑکے نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ اے اللہ یہ لوگ جو کچھ چاہتے ہیں اس میں انھیں ہر گز کامیاب نہ کر اور میری مدد فرما۔ لڑکے کا دعا مانگنا تھا کہ پہاڑ ہلنے لگا۔ سارے سپاہی گر گئے۔ لڑکا حفاظت کے ساتھ پہاڑ کے نیچے اترا اور بادشاہ کے سامنے حاضر ہوا۔ بادشاہ نے پوچھا کہ ہمارے فوجی کہاں گئے؟ لڑکے نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے خلاف ہماری مدد فرمائی۔ لڑکے کی باتیں سن کر بادشاہ بہت خفا ہوا۔ اس نے دوسرے فوجیوں کو بلایا اور کہا اسے لے جاؤ، کشتی میں بٹھاؤ اور بیچ منجدھار میں لے جا کر پوچھو کیا یہ ابھی اپنے دین پر قائم ہے اگر ہاں کہے تو کشتی الٹ دینا۔ بادشاہ کے حکم کی تعمیل میں فوجیوں نے ایسا ہی کیا۔ بیچ سمندر میں پہنچ کر لڑکے نے پھر وہی دعا کی۔ اللہ نے دعا قبول فرمائی۔ کشتی الٹ گئی، سارے فوجی ڈوب گئے اور اللہ کے حکم سے لڑکا بچ گیا۔ اس حادثہ کے بعد لڑکے نے سوچا کہ اس روئے ارض پر آخری صاحب ایمان میں ہی بچا ہوں۔ راہب اور درباری پہلے ہی شہید ہو چکے ہیں۔ میرے پاس ایمان کی امانت ہے اسے دوسروں تک پہنچانا میری ذمہ داری ہے۔ اس ذمہ داری سے عہدہ بر آ ہونے کی ایک ترکیب اس کے ذہن میں آئی۔ وہ بادشاہ کے پاس گیا اور کہا کہ اے بادشاہ آپ مجھے ایسے نہیں قتل کر سکتے۔ اگر قتل ہی کرنا چاہتے ہیں تو میں آپ کو ایک ترکیب بتاتا ہوں۔ لڑکے کی باتیں سن کر بادشاہ کو بڑا تعجب ہوا کہ خود ہی موت کے منھ میں جانے کو تیار ہے۔ بادشاہ نے پوچھا وہ کیا ترکیب ہے؟ لڑکے نے کہا کہ وہ ترکیب یہ ہے کہ ایک بڑے میدان میں سارے شہر کے لوگوں کو جمع کیجئے اور مجھے ایک صلیب پر اس طرح باندھ دیجئے کہ سب لوگ مجھے دیکھ سکیں۔ پھر میری ان تیروں کو لیجئے، کمان مین چڑھایئے اور بآواز بلند یہ کہئے: اللہ کے نام سے جو اس لڑکے کا رب ہے پھر تیر ماریئے۔ اس طرح اگر کریں

تو میری موت ہو سکتی ہے۔ بادشاہ لڑکے کو کسی طرح اپنی راہ سے ہٹانے کے درپے تھا۔اس نے اس ترکیب کو منظوری دے دی۔بڑے سے میدان میں لوگ جمع ہوئے، لڑکے کو صلیب پر باندھا گیا۔ حسب ترکیب تیر مارا گیا جو لڑکے کو لگا اور لڑکا مر گیا۔لڑکے کے مرتے ہی سارے لوگ پکار اٹھے: ہم اس لڑکے کے رب پر ایمان لائے، ہم اس لڑکے کے رب پر ایمان لائے۔بادشاہ جس سے ڈرتا تھا وہی بالآخر ہو کر رہا۔(مسلم)

اللہ تعالیٰ پر ایمان:

یہ ایمان کا پہلا رکن ہے۔حدیث جبرئیل میں اس کی تشریح اس طرح کی گئی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جبرئیل علیہ السلام نے ایمان کے بارے میں دریافت کیا تو آپ ﷺ نے جواب دیا: «أَنْ تُؤْمِنَ بِاللَّهِ، وَمَلَائِكَتِهِ، وَكُتُبِهِ، وَرُسُلِهِ، وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، وَتُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ» اللہ پر اس کے فرشتوں پر اس کی کتابوں پر اس کے رسولوں پر یوم آخرت پر اور اچھی بری تقدیر پر ایمان لاؤ۔(مسلم)

ایمان باللہ ہی اسلام کی روح ہے اور اسلامی عقیدہ کا بنیادی رکن ہے۔ایمان باللہ کے معنیٰ یہ ہے کہ ایک مسلمان یہ عقیدہ رکھے کہ اس کائنات میں اللہ ہی ہر چیز کا رب ہے اس کے علاوہ کوئی رب نہیں۔ وہی ہر چیز کا خالق ہے اس کے علاوہ اور کوئی خالق نہیں۔ وہی زندگی اور موت دینے والا ہے۔ نفع نقصان پہنچانے والی ذات صرف اسی کی ہے۔وہی اکیلا سب کی بندگی اور عبادت کا مستحق ہے۔یہ عقیدہ بھی ضروری ہے کہ اس کی ذات ہر اچھی صفت سے متصف اور ہر عیب سے پاک ہے۔